بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ٹیلیفون نمبر ۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
قادیان

ایڈیٹر غلام نبی — یوم جمعۃ المبارک

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق جملہ خط و کتابت بنام منیجر الفضل ہو

جلد ۳۰	مورخہ ۲ ماہ اخاء ۱۳۲۱ ہش	۲۰ رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ	۲ ماہ اکتوبر ۱۹۴۲ء	نمبر ۲۳۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰ ماہ تبوک ۱۳۲۱ ہش ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کو کمر میں درد کی شکایت ہے ۔ جو پہلے بھی کئی مرتبہ ہو چکی ہے ۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

قادیان کے مختلف محلوں میں صدقۃ الفطر کی وصولی شروع ہو گئی ہے بیرونی احباب کو بھی عید سے قبل صدقۃ الفطر ادا کر دینا چاہیئے ۔ تا کہ غرباء کے کام آ سکے ۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل قادیان —— ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ

رمضان المبارک سے آپ نے کیا فائدہ اُٹھایا؟

رمضان المبارک آیا ۔ اور اس کا نصف سے زائد حصہ گزر گیا ۔ پھر یہ مبارک ایام ہماری زندگی میں آئیں گے ۔ یا نہیں ۔ اسے بجز خدا تعالیٰ کے اور کون جان سکتا ہے ۔ ہمارا کام صرف اتنا ہے ۔ اور اتنا ہی ہونا چاہیئے کہ نیکی کا جو موقعہ بھی میسر آئے ۔ اس سے پوری طرح فائدہ اٹھائیں ۔ اور اسے غفلت میں ضائع نہ ہونے دیں ۔ اب سوال یہ ہے ۔ کہ آیا نیکی کے اس اہم ترین موقعہ سے جو رمضان المبارک کی صورت میں ہمارے سامنے آیا ۔ ہم نے کچھ فائدہ بھی حاصل کیا ؟ یہ مہینہ اپنے ساتھ کس قدر برکات ۔ کتنے انعامات ۔ اور کتنے بڑے الٰہی فضل لاتا ہے ۔ اس کا اندازہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اس حدیث سے لگایا جا سکتا ہے ۔ کہ بڑا ہی بدقسمت ہے وہ شخص ۔ جس کی زندگی میں رمضان کا مہینہ آیا ۔ اور اس کے پہلے تمام گناہ بخشے نہ گئے ۔ گویا اگر کوئی شخص رمضان سے صحیح معنوں میں فائدہ اُٹھائے تو اللہ تعالیٰ اس کے پہلے تمام گناہ بخش دیتا ہے ۔ یہ کتنا بڑا انعام ہے ۔ جو مومنوں کو اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے ۔ کہ ہر سال وہ ایک مہینہ ایسا لاتا ہے ۔ جو ان کے پہلے تمام گناہوں کو معاف کرانے کا ذریعہ ہے ۔ دُنیا میں کون ہے ۔ جو گناہوں سے پاک ہے ۔ اللہ تعالیٰ کے انبیاء ۔ اور اس کے مقدس بندوں کو مستثنیٰ کرتے ہوئے جنہیں عصمت کبریٰ یا عصمتِ صغریٰ کا مقام حاصل ہوتا ہے باقی سب میں مختلف قسم کی کمزوریاں پائی جاتی ہیں ۔ کسی میں کم ۔ کسی میں زیادہ ۔ اور طبعاً انسان چاہتا ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کی کوتاہیوں کو معاف کر دے ۔ اور اس کے گناہوں سے درگزر کرے ۔ یہ خواہش ہے ۔ جو ہر انسان کے دل میں پائی جاتی ہے اسلام اس خواہش کا احترام کرتا ہے ۔ اور گناہوں کی معافی کے جہاں اور ذرائع بتلاتا ہے ۔ وہاں اُس نے یہ بھی بتا رکھا ہے کہ جو شخص رمضان سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھائے ۔ اللہ تعالیٰ اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیتا ہے ۔ یہ ایک اتنی بڑی خوشخبری ہے ۔ جس کو سُنکر مومن کا دل فرطِ مسرت سے اچھلنے لگ جاتا ہے ۔ اور وہ حیران ہوتا ہے ۔ کہ میرا رب مجھ پر کس قدر مہربان ہے ۔ کہ اُس نے محض اپنے فضل سے میرے گناہوں کی معافی کا سامان پیدا فرما دیا ۔ اور وہ کوشش کرتا ہے ۔ کہ رمضان اسی وقت گزرے جب اس کا دل اس یقین سے بھر جائے کہ اس کا خدا اس سے راضی ہو گیا ہے ۔ اور اس کے گناہ سب معاف کر دیئے گئے ہیں ۔

چونکہ اب رمضان کا اکثر حصہ گزر چکا ہے ۔ اور بہت تھوڑے دن اس مُبارک مہینہ میں سے رہ گئے ہیں ۔ اس لئے ہم میں سے ہر شخص کو اپنے اعمال کا گہرے غور کے ساتھ جائزہ لینا چاہیئے اور سوچنا چاہیئے ۔ کہ ہم نے رمضان سے کیا فائدہ اٹھایا ؟ کئی گھر ایسے ہوتے ہیں ۔ جن میں رمضان نہیں آتا ۔ اور کئی دل ایسے ہوتے ہیں ۔ جو رمضان المبارک کے باوجود ۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی محبت سے خالی رہتے ہیں ۔ جس طرح رمضان سے پہلے خالی ہوتے ہیں ۔ ایسے لوگوں کے لئے رمضان کا آنا ۔ نہ آنا برابر ہوتا ہے ۔ کیونکہ رُوحانیت کی بارش تو برستی ہے ۔ مگر اُن کے دل کی پتھریلی زمین اسے قبول نہیں کرتی ۔

پس احباب جماعت غور کریں ۔ کہ انہوں نے رمضان سے کیا فائدہ اٹھایا اور آپ کے بیوی بچے ۔ اور آپ کے بھائی بہنیں ۔ اور دوسرے رشتہ داروں نے کیا فائدہ حاصل کیا ۔ رسُول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں ۔ کُلُّکُمْ رَاعٍ وَ کُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ ۔ تم میں سے ہر شخص اپنے اپنے قبیلہ کا راعی اور نگہبان ہے ۔ اور تم میں سے ہر شخص سے اپنے لواحقین کے بارے میں سوال کیا جائے گا ۔ کہ تم نے انہیں دین کے راستہ پر کہاں تک چلایا ۔

پس صرف اتنا ہی کافی نہیں ۔ کہ آپ رمضان سے فائدہ اٹھالیں ۔ اور آپ کے رشتہ دار اس سے محرُوم رہیں ۔ بلکہ آپ کے لئے یہ بھی ضروری ہے ۔ کہ جس طرح ایک ہوشیار سپاہی پہرے کی ڈیوٹی ادا کرتا ہے اسی طرح آپ آٹھوں پہر چوکس رہیں ۔ اور ایک باخبر سپاہی کی طرح ہر وقت یہ دیکھتے رہیں ۔ کہ آپ کا کوئی عزیز رمضان کی بے حرمتی تو نہیں کر رہا ۔ یا اس سے فائدہ اٹھانے سے محروم تو نہیں ہو رہا ۔ اگر ایسا ہو ۔ تو اسے سمجھائیں ۔ اور رمضان المبارک کی برکات سے اسے آگاہ کریں ۔ تا عید کا دن ہمارے لئے صحیح معنوں میں عید کا دن ہو ۔ ایسا نہ ہو ۔ کہ روزوں کے لحاظ سے تو ہم میں کئی قسم کے نقائص اور کوتاہیاں ہوں ۔ مگر عید کی ظاہری خوشی میں ہم سب سے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے ہوں ۔

ہم رمضان سے کس طرح فائدہ اٹھا سکتے ہیں ؟ اس کا ایک طریق تو یہ ہے ۔ کہ گھر میں جس قدر افراد روزہ رکھ سکتے ہوں ۔ وہ ضرور روزہ رکھیں ۔ اور معمولی بہانوں کی بناء پر خدا تعالیٰ کے اس حکم کی نافرمانی نہ کی جائے ۔ خدا تعالیٰ نے روزوں کا حکم ہماری فلاح و بہبودی کے لئے دیا ہے وہ چاہتا ہے ۔ کہ اس ذریعہ سے ہماری روحوں میں جلا پیدا ہو ۔ وہ مادی کثافتوں سے آزاد ہو کر عالم بالا میں پرواز کرے ۔ اور آسمانی اسرار اس پر کھولے جائیں اسی طرح وہ روزوں کے ذریعہ ہمارے اندر غرباء پروری کا احساس ۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے شکر کا جذبہ اور دوسری کئی لطیف روحانی اثرات پیدا کرنا چاہتا ہے ۔

پس آپ اگر خود روزے رکھتے ہیں۔ تو اپنے گھر کے افراد پر نگاہ دوڑائیں۔ اور دیکھیں کہ عورتوں اور مردوں میں سے کتنے ہیں جو روزے رکھتے ہیں۔ اگر معلوم ہو کہ بعض بلا وجہ روزے نہیں رکھتے۔ تو انہیں ملامت کریں۔ اور روزے رکھنے کی انہیں سخت تاکید کریں۔

رمضان سے فائدہ اٹھانے کا دوسرا طریق یہ ہے۔ کہ رات کو بالالتزام تہجد کی نماز ادا کی جائے۔ پس آپ سوچیں۔ کہ اگر آپ روزہ رکھتے ہیں۔ تو کیا آپ تہجد بھی پڑھتے ہیں۔ اگر نہیں تو پڑھنے کی کوشش کریں۔ اور اگر پڑھتے ہیں۔ تو اپنے گھر کے افراد پر نگاہ دوڑائیں۔ اور دیکھیں۔ کہ ان میں سے سحری کے وقت کتنے اٹھ کر نمازیں پڑھتے ہیں۔ اس بارہ میں ان عورتوں کی بھی نگہداشت کرنی چاہیئے۔ جو حاملہ یا مرضعہ ہوں۔ وہ گو روزے نہ رکھیں۔ مگر تہجد پڑھ سکتی اور اس طرح دعاؤں کے ذریعہ رمضان کی برکتوں سے حصہ لے سکتی ہیں۔ آٹھ دس برس کی عمر کے بچے بھی رات کو اٹھ سکتے ہیں۔ پس آپ جائزہ لیں۔ کہ کیا آپ کے گھروں میں تہجد کے وقت ایسا ہوتا ہے۔ کہ سب افراد نماز کے لئے بستر سے اٹھ کھڑے ہوں۔ اگر ہوتا ہے تو یہ خوشی کی بات ہے۔ اور اگر نہیں ہوتا تو آپ سمجھ لیں کہ رمضان آپ کے گھر میں نہیں آیا۔

رمضان سے فائدہ اٹھانے کا تیسرا طریق تلاوت قرآن کریم ہے۔ قرآن کریم تراویح میں بھی سنا جاتا ہے۔ اور اپنے طور پر بھی اس کی تلاوت کی جاتی ہے۔ پس آپ سوچیں کہ (۱) کیا آپ تراویح میں قرآن کریم سنتے ہیں (۲) یا روزانہ ایک پارہ کی تلاوت کیا کرتے ہیں۔ اگر نہیں تو ضرور کریں۔ اور اگر کرتے ہیں۔ تو اپنی عورتوں اور بچوں اور رشتہ داروں کو دیکھیں کہ آیا وہ صبح کی نماز کے بعد قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں۔ یا اور کاموں میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ اگر وہ قرآن کریم کی تلاوت نہیں کرتے تو آپ سمجھ لیں۔ کہ رمضان کی برکات سے آپ نے پورا فائدہ نہیں اٹھایا۔ قادیان کے رہنے والے اس ضمن میں اس امر پر بھی غور کر سکتے ہیں۔ کہ ان میں سے کتنے قرآن کریم کے اس درس میں شامل ہوتے ہیں جو مسجد اقصےٰ میں ہوتا ہے۔ اور اگر وہ خود شامل ہوتے ہیں۔ تو انہیں سوچنا چاہیئے کہ ان کے عزیز کس حد تک شامل ہوتے ہیں۔

رمضان سے فائدہ اٹھانے کا چوتھا طریق صدقہ و خیرات ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حدیثوں میں آتا ہے۔ کہ آپ ان دنوں تیز ہوا سے بھی زیادہ سرعت کے ساتھ صدقہ و خیرات کیا کرتے تھے۔ پس آپ سوچیں کہ کیا اس مہینہ میں آپ نے اور دنوں کی نسبت زیادہ صدقہ و خیرات دیا ہے یا مساکین کو کھانا کھلانے کی طرف زیادہ توجہ کی ہے۔ اگر نہیں تو نیکی کا یہ خانہ بھی آپ کو پُر کرنا چاہیئے۔

رمضان سے فائدہ اٹھانے کا پانچواں طریق یہ ہے۔ کہ ہم صرف کھانے پینے سے ہی اجتناب نہ کریں۔ بلکہ ہماری آنکھوں نے بھی روزہ رکھا ہوا ہو۔ ہمارے ہاتھوں نے بھی روزہ رکھا ہوا ہو۔ ہماری زبان نے بھی روزہ رکھا ہوا ہو۔ اور ہمارے تمام جوارح پر اس کا نمایاں اثر ہو۔ پس آپ سوچیں کہ کیا آپ اسی طرح لوگوں سے لڑتے ہیں۔ جس طرح پہلے لڑتے تھے اور اسی طرح ہنسی ٹھٹھا کرتے ہیں جس طرح پہلے کیا کرتے تھے۔ یا روزوں نے آپ میں کوئی تغیر پیدا کر دیا ہے۔ اگر تغیر پیدا کر دیا ہے تو یہ خوشی کی بات ہے۔ ورنہ یہی سمجھا جائیگا۔ کہ رمضان تو آیا مگر اس سے آپ نے فائدہ نہیں اٹھایا

حافظ سید مختار احمد صاحب کے متعلق اطلاع

حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری ہنوز علیل ہی ہیں۔ جن اقارب و احباب نے تاروں اور خطوط کے ذریعہ حضرت حافظ صاحب سے استفسار فرمایا ہے۔ ان میں سے صرف چند ہی کو جواب دیا جا سکا ہے۔ چونکہ یہ سلسلہ استفسارات اتنا وسیع ہے۔ کہ خطوط کے ذریعہ اس کا جواب دینا مشکل ہے۔ اس لئے بذریعہ الفضل اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ حضرت حافظ صاحب ابھی علیل ہیں۔ ۱۱ رمضان المبارک کے بعد خون عارضی طور پر دو مرتبہ رکا۔ لیکن دو تین وقت کے وقفہ کے بعد پھر آ گیا۔ جس سے ضعف میں زیادتی ہو گئی۔ احباب۔ اس بہت ہی عزیز

۲ وجود کے لئے دعائے صحت جاری رکھیں۔ علاج و تیمارداری حسب سابق بہت اچھی طرح ہو رہی ہے۔ حضرت مولوی سید میر محمد اسحٰق صاحب تمام ضروریات پر پوری توجہ مبذول فرما رہے ہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریک پر

قربانی اور اخلاص کی قابل تعریف مثال

پچھلے دنوں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے دوسری احمدیہ کمپنی میں بھرتی ہونے کے لئے جب تحریک فرمائی۔ تو احباب جماعت نے باوجود اس کے کہ اس وقت تک فوجی بھرتی کے مختلف محکموں کے لئے اپنی جماعت کی تعداد کے لحاظ سے نسبتاً بہت زیادہ نوجوان پیش کر چکے ہیں۔ قربانی اور ایثار کی نہایت شاندار اور قابل تعریف مثالیں پیش کیں۔ انہی میں سے ایک چودھری بلند بخش صاحب ساکن موضع گلانوالی ضلع امرت سر ہیں۔ اک عریضہ میں جو انہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں برائے دعا بھیجا لکھتے ہیں۔

بخدمت جناب خلیفۃ المسیح الثانی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد عرض ہے دعا کے لئے درخواست ہے۔ کہ خدا ہمیں اور ہماری سب اولاد کو احمدیت کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ میرے لئے دعا کریں۔ کہ میری زندگی اور موت احمدیت کے لئے ہو۔ میرے تین لڑکے ہیں۔ حضور نے ماہ جولائی ۱۹۴۲ء میں بھرتی کے متعلق خطبے پڑھے تھے۔ حضور کا پہلا خطبہ پڑھ کر میں نے اپنا ایک لڑکا جس کا نام محمد اسمٰعیل ہے اس کو ۱۶ جولائی ۱۹۴۲ء کو قادیان شریف پہنچ کر بھرتی کرا دیا۔ حضور کا دوسرا خطبہ سنکر میں نے اپنا دوسرا لڑکا جو کہ پہلے کی نسبت چھوٹا تھا جس کا نام رفیع الدین تھا وہ بھی ۲۲ جولائی ۱۹۴۲ء کو بھرتی کرا دیا۔ محمد اسمٰعیل نے موضع لودھی ننگل میں کاشت فصل وغیرہ کی ہوئی تھی۔ مثلاً چھونا کماد مکی یہ فصلیں نو دس بیگھے نہر پر بوئی ہوئی تھیں۔ اور دو ہلوں کی کاشت اپنے گاؤں گلانوالی میں کی ہوئی تھی۔ دوسرا لڑکا جانے پر ہم نے ایک ہل چھوڑ دیا ہے۔ اور ایک پر کاشت ہے حضور دعا کریں کہ خدا تعالےٰ ہماری یہ حقیر قربانی قبول فرمائے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

آخری آدمی مت بنو

"اگر تم بھی وعدہ کرنے والوں میں آخری آدمی بنتے ہو۔ تو یہ تمہارے لئے کوئی خوشی کا مقام نہیں ہو سکتا۔ تمہیں یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ تم نیکی میں سب سے پہلے حصہ لینے والے بنو۔ اگر تم کسی وجہ سے پہلے حصہ لینے والوں میں نہیں آ سکے تو کوشش کرو کہ درمیانی درجہ تمہیں میسر آ جائے۔ اگر تم درمیان میں بھی شامل نہیں ہو سکے۔ تو اس کے بعد جس قدر جلد تم نیکی میں حصہ لے سکتے ہو لے لو۔ اور کم سے کم کوشش کرو۔ کہ تم آخری آدمیوں میں سے مت بنو۔"

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد بالا پڑھ کر خود بخود آپ کے دل میں یہ خواہش اور تڑپ پیدا ہوگی۔ کہ کم سے کم آپ سال ہشتم کا چندہ ادا کرنے والوں میں سے آخری آدمی نہ ہوں۔ بلکہ آخری میعاد ۳۰ ر نومبر ۱۹۴۲ء آنے سے بہت پہلے ادا کر چکنے والوں میں سے ہوں۔ آپ کو یہ اطلاع مل چکی ہوگی۔ کہ سال ہشتم کا وعدہ گیارہ اکتوبر قبل دوپہر مرکز میں داخل کر دینا زیادہ بابرکت اور مبارک ہے۔ اس لئے کہ اس تاریخ کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ جو دعائیں فرمائیں گے۔ ان میں آپ کا نام بھی ہوگا۔ پس آپ ابھی سے ایسا ماحول پیدا کریں۔ اور دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کو گیارہ اکتوبر تک ادا کرنے کی توفیق بخشے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

107

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات جناب ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب ۔ قادیان

بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف ۔ قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

(۵)

انہی دنوں میں ایک اور مہمان عبدالحق نومسلم سابق آریہ مہمان خانہ میں ہم سے چند روز پہلے مقیم تھا۔ اس نے ہم سے ذکر کیا۔ کہ میں اتنے دنوں سے آیا ہوا ہوں۔ اور حضور سے بیعت کے لئے بھی عرض کیا ہے۔ مگر حضور نے ابھی تک بیعت نہیں لی۔ اور یہی فرمایا ہے کہ ابھی اور ٹھہرو۔ جلدی کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن اس شخص نے حضور علیہ السلام کے ارشاد کی تعمیل نہ کرتے ہوئے رات کے وقت جب ہم لوگوں نے بیعت کی اس نے بھی اپنا ہاتھ بیعت کے لئے رکھدیا جس کا علم حضرت اقدس کو نہ ہوا۔ اگلے روز نو دس بجے کے قریب جب ہم مہمان خانہ میں بیٹھے تھے۔ تو ہمیں اطلاع ملی کہ حضور علیہ السلام دارالمسیح سے باہر تشریف لائے ہیں۔ چنانچہ ہم دوڑ کر مسجد مبارک کی طرف گئے۔ اور پھر اس جگہ گلی میں پہونچے۔ جہاں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب والا مکان ہے۔ اس وقت گلی میں ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام والے مکان کی بنیاد ولیا کی مٹی پر بنیادیں دیکھنے کی غرض سے کھڑے دیکھا۔ حضور کے گرد جمع ہونے والے مہمانوں میں وہ عبدالحق نومسلم مہمان بھی تھا۔ اس نے حضرت اقدس کے دریافت کرنے پر یا خود ہی سلسلہ گفتگو شروع کر کے عرض کر دیا۔ کہ حضور میں نے رات بیعت کرلی ہے۔ ہمیں اس وقت محسوس ہوا۔ کہ حضور انور نے اس کے اس فعل کو پسند نہیں فرمایا۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ ظاہر طور پر ہاتھ میں ہاتھ دینے سے فائدہ نہیں ہوتا جب تک تقوےٰ اختیار نہ کیا جائے۔ اور استقامت نہ ہو۔ وغیرہ۔ اس کے بعد وہ عبدالحق ابھی قادیان میں ہی تھا۔ کہ اس کی زبان پر حضور علیہ السلام کی مذمت شروع ہوگئی۔ اور وہ اس مخالفانہ حالت میں یہاں سے چلا گیا۔

(۶)

ہم نے اپنے قیام کے دوران میں ایک روز یہ بھی سُنا کہ آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ الہام ہوا ہے فزع عیسٰی ومن معہ

(۷)

ایک روز ہمیں یہ تکلیف دہ خبر سُننی پڑی۔ کہ حضور علیہ السلام کے سر میں چوٹ لگنے سے بہت سا خون نکلا۔ اور وہ بھی اس طرح کہ حضور وضو فرما کر اُٹھنے لگے کہ حضور کے سر کی ٹکر ایک الماری یا دریچہ کے ساتھ لگ گئی۔ چنانچہ حضور علیہ السلام کو چند یوم تک چارپائی پر لیٹنا پڑا۔ اور جب ہم واپسی کے لئے رخصت حاصل کرنے کیلئے گئے۔ تو حضور علیہ السلام نے چارپائی پر لیٹے لیٹے مصافحہ کا شرف بخشا میرا یہ مبارک سفر جس میں پہلی بار حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت نصیب ہوئی ختم ہوگیا۔ اور اس کے بعد میں سکول کی تعلیم میں مشغول ہوگیا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے سلسلہ کی محبت بیش از پیش پیدا ہوتی گئی۔ معلوم نہیں۔ کہ عملی طور پر مجھ سے کیا عمل ہوا تھا۔ کہ مجھے خدا تعالےٰ نے پٹیالہ کی جماعت کا سکرٹری بنا دیا۔

(۸)

دوسری بار قادیان آنے کی توفیق سالانہ جلسہ ۱۹۰۷ء کے موقعہ پر ملی۔ اس سفر کی مندرجہ ذیل باتیں میرے نزدیک قابل ذکر ہیں:-

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جلسہ کے موقعہ پر دو دنوں میں دو تقریریں فرمائیں۔ دونوں تقریریں مسجد اقصیٰ میں ہوئیں۔ اور ہر روز تقریر بعد نماز ظہر و عصر ہوتی تھی۔ مسجد اقصےٰ توسیع سے پہلے جس قدر تھی۔ وہ حاضرین سے بھر گئی تھی حضور علیہ السلام حاضر ہونے والوں کی اچھی تعداد سے بہت خوش تھے۔ چنانچہ ایام جلسہ میں ایک دن حضور علیہ السلام سیر کو تشریف لے گئے۔ اور بالارادہ اس بازار سے گزرے۔ جو بڑا یا پُرانا بازار کہلاتا ہے جس میں بہت سی دوکانیں ہندوؤں کی ہیں۔ اس روز حضور کے عاشق خدام حضور کی محبت میں سرشار بڑی تعداد میں ساتھ تھے۔ اور یہ نظارہ اہلِ بصیرت کے لئے ایمان افروز تھا۔ کہ کس طرح ایک گمنام جگہ میں رہنے والا اور گوشۂ تنہائی میں بسر کرنے والا انسان ہزاروں انسانوں کا جو دُور دراز اور بڑے بڑے شہروں سے آئے محبوب بن گیا۔ اور لوگ اس محبوب کے گرد پروانہ وار جمع ہیں۔ اللّٰھم صلّ علیٰ محمّدٍ وعلےٰ اٰل محمّدٍ۔ احباب کی کثرت اور اشتیاق مصافحہ کے باعث حضور علیہ السّلام نے قصبہ کے باہر ایک بڑ کے درخت کے نیچے کھڑے ہو کر بے صبر عاشقوں کو مصافحہ کا شرف بخشا۔

(۹)

اسی جلسہ کے موقعہ پر ایک شب بحیثیت اپنی جماعت کے سکرٹری صدر انجمن کے اجلاس میں میری حاضری ہوئی۔ یہ اجلاس بعد نماز مغرب اور عشا مسجد مبارک میں منعقد ہوا۔ خاکسار اپنی ناتجربہ کاری اور سادگی کے باعث یا شوق کی وجہ سے اعلان شدہ وقت سے پہلے ہی اجلاس کے مبارک مقام یعنی مسجد مبارک میں پہنچ گیا گو وہ وقت کھانے کا تھا۔ اور بھوک بھی لگی ہوئی تھی۔ کیونکہ صبح آٹھ بجے کا کھانا کھایا ہوا تھا۔ مگر جلسہ کے احترام کی وجہ سے یا پابندی کا وقت کے خیال سے خاکسار نے اپنی حاضری کو مقدم رکھا۔ یعنی نماز مغرب و عشا جو جمع ہو کر ادا ہوئی تھیں۔ ان کے بعد مسجد میں ہی بیٹھ گیا اور اجلاس کے انعقاد کا انتظار کرنے لگا۔ ممبران کی آمد دیر کے بعد شروع ہوئی۔ اور قریب ۹-۹½ بجے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی اور قریباً ۱۱-۱۲ بجے جلسہ ختم ہوا۔ اس دوران میں بھوک کی شدت کے باعث خاکسار کی حالت ناگفتہ بہ رہی۔ اور یہ شدت مجھے دیر تک یاد رہی۔ بلکہ اب تک نہیں بھولی۔ اجلاس سے فارغ ہو کر جب قیام گاہ پر گیا۔ تو جماعت پٹیالہ کے احباب میں سے غالباً بھائی حافظ ملک محمد صاحب کیر سے روٹی کا ایک ٹکڑا لے آئے۔ میں نے اس ٹکڑے کو چبانا شروع کر دیا۔ ابھی وہ ختم نہ کیا تھا۔ کہ زور کی دستک ہمارے کمرہ کے دروازہ پر ہوئی۔ اور آواز آئی۔ کہ کوئی مہمان اگر بھوکا ہو تو وہ آئے اور چل کر لنگر خانہ میں کھانا کھالے۔ خاکسار کے ساتھیوں نے مجھے بھی بھیجدیا۔ اور لنگر خانہ میں پہونچکر جو کچھ ملا۔ بعید شکر کھایا۔ اگلے روز دس بجے دن کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مسجد مبارک کے چھوٹے زینہ کے دروازہ پر کھڑے دیکھا۔ اور خدام کو گلی میں حضور کی طرف رُخ کئے ہوئے۔ اس وقت حضور علیہ السلام کے سامنے حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ بھی تھے۔ اور حضور اس وقت جوش کے ساتھ ارشاد فرما رہے تھے کہ مہمانوں کے کھانے وغیرہ کا انتظام اچھا ہونا چاہیئے۔ رات مجھے الہام ہوا ہے۔ یا ایھا النبی اطعم الجائع والمعتر (اے نبی بھوکے اور مستر لوگوں کو کھانا کھلا) یہ دیکھ کر اور سنکر مجھے معلوم ہوا۔ کہ آدھی رات کو مہمانوں کو جگانا اسی الہام کی بنا پر تھا۔ اس وقت سے کر اس وقت تک جس کو تقریباً ۳۵ سال گزر چکے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا شکر دل میں موجود ہے کہ اس نے اپنے عاجز بندوں کو تکلیف میں دیکھ کر اپنے پیارے مسیح موعود جری اللہ فی حلل الانبیاء کو ان کی تکلیف کو راحت میں بدل دینے کا حکم صادر فرمایا۔

(۱۰)

۲۰- اپریل ۱۹۰۸ء میں خاکسار میڈیکل کالج لاہور میں داخل ہونے کے لئے لاہور گیا۔ ابھی چند یوم ہی گزرے تھے۔ کہ پتہ لگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام لاہور تشریف لا رہے ہیں۔ چنانچہ آخر اپریل میں حضرت اقدس اہلبیت اور بعض دیگر خدام کے ہمراہ لاہور تشریف لے آئے۔ اور خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم کے مکان پر قیام فرمایا۔ میں بوقت شام حضور علیہ السلام کی زیارت کے لئے خواجہ صاحب کے مکان پر روزانہ یا دوسرے روز جایا کرتا تھا۔ اس وقت حضور علیہ السلام فٹن پر سوار ہو کر سیر کے لئے باہر تشریف لے جاتے۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی بھی حضور انور کی معیت میں ہوا کرتی تھیں۔ مجھے یاد ہے۔ کہ بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی گاڑی کے پیچھے پائدان پر کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔ اور گاہے گاہے میاں شادی خان صاحب رضؓ آگے کوچوان کے پاس بیٹھ جایا کرتے تھے۔ یہ یاد نہیں۔ کہ اسی طرح حضور انور کو سیر کو جاتے ہوئے کتنی دفعہ دیکھا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

علمائے کے متعلق درشت کلامی اور "زمزم"

"زمزم" کی خوش اخلاقی اور متانت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے موجودہ زمانہ کے "علماء سوء" کی خلاف اسلام اور خلاف اخلاق نہائت ہی بیہودہ اور شرمناک حرکات سے مجبور ہو کر ایک دفعہ "اے بدذات فرقہ مولویاں" کیا کہہ دیا۔ ایسے علماء اور ان کے حامیوں کے چھتے کو چھیڑ دیا۔ بجائے اس کے کہ وہ اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہوتے۔ خدا تعالےٰ کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف اپنی بداخلاقی کا مزید مظاہرہ کرنے لگے۔ آجکل یہ فرض احراری اخبار "زمزم" ادا کر رہا ہے۔ چنانچہ ۳۰ ستمبر کے پرچہ میں اس نے پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الفاظ کو درشت کلامی اور دشنام دہی قرار دیتے ہوئے اپنی بداخلاقی کا پورا پورا ثبوت دیا ہے۔ چنانچہ لاکھوں انسانوں کے پیشوا کے متعلق جس کی غلامی میں خدا تعالےٰ کے فضل سے ایسے ایسے صاحب مرتبہ اور صاحب علم انسان شامل ہیں۔ کہ "زمزم" کا سارا عملہ ان کے خادموں کے مقابلہ میں بھی کچھ حیثیت نہیں رکھتا۔ لکھا ہے:۔

"مرزا صاحب خلیق و متین نہ تھے۔ کج رو بداخلاق اور بدزبان تھے"۔

علماء کے متعلق رسول کریمؐ کا ارشاد

جو اخبار خود اس قدر اخلاقی پستی میں گرا ہوا ہے۔ اس کو سوائے اس کے ہم کیا کہہ سکتے ہیں۔ کہ کیا اسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علماء کے متعلق یہ ارشاد بھی معلوم ہے یا نہیں کہ علماءھم شرّ من تحت ادیم السماء یعنی روئے زمین پر اس وقت تمہیں جس قدر چیزیں نظر آئیں گی۔ ان تمام میں سے بدترین اس زمانہ کے علماء ہوں گے۔ گویا دنیا کے پردہ پر سب سے زیادہ گندا اور ناپاک وجود اس زمانہ میں علماء کا ہو گا۔ وہ اسلام اور مسلمانوں کے لئے زہر کی حیثیت رکھیں گے۔ اور ان کی اتباع اپنے آپ کو جہنم میں گرانے والی ہو گی۔ اب یہ الفاظ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علماء کے متعلق فرمائے ایک طرف رکھئے۔ اور دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ "اے بدذات فرقہ مولویاں" کو دیکھئے۔ اور پھر خود ہی بتائیے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں جو نازیبا الفاظ استعمال کئے گئے ہیں وہ کتنا بڑا ظلم ہے پھر اور دیکھئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "علماء سوء" کو بندر اور سؤر بھی قرار دیا ہے۔ چنانچہ کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۹۰ پر آتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تکون فی امتی فزعۃ فیصیر الناس الیٰ علماءھم فاذاھم قردۃ وخنازیر۔ میری امت میں ایک نہایت ہی ہولناک اور گھبرا دینے والا حادثہ ہو گا۔ لوگ دوڑتے ہوئے اپنے علماء کے پاس جائیں گے۔ اور چاہیں گے کہ علماء ان کی راہبری کریں۔ مگر وہ یہ دیکھ کر حیران ہوں گے۔ کہ وہ علماء بندر اور سؤر بن چکے ہیں۔ یعنی جس طرح بندر دوسرے کی بغیر سوچے سمجھے نقل کرتا ہے۔ اسی طرح علماء دوسروں کی اندھا دھند تقلید کریں گے اپنی عقل و فکر اور سمجھ کو ضائع کر دیں گے۔ اور اخلاقی لحاظ سے اس قدر گرے ہوئے ہوں گے۔ کہ جس طرح سؤر شہوت پرستی میں مشہور ہے۔ اسی طرح وہ بھی ہوا و نفس کے بندے بن چکے ہوں گے۔ "اے بدذات فرقہ مولویاں" کے الفاظ پر ہی تلملا اٹھنے والا معاصر "زمزم" بتلائے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ الفاظ اس کے معیار اخلاق کے مطابق کیسے ہیں۔

قرآن کریم اور کفار مکہ

قرآن کریم میں خدا تعالےٰ کفار مکہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے فما لھم عن التذکرۃ معرضین کانھم حمرٌ مستنفرۃ۔ فرّت من قسورۃ ان کو کیا ہو گیا۔ کہ وہ اس نصیحت سے اعراض کر رہے ہیں۔ اور اس طرح دوڑے چلے جاتے ہیں۔ گویا وہ بدکے ہوئے گدھے ہیں۔ جو شیر کے خوف سے بھاگ رہے ہیں۔ ہمارے نزدیک قرآن کریم کا ایک ایک حرف اللہ تعالےٰ نے نازل کیا ہے۔ لیکن کفار مکہ جن میں بڑے بڑے رؤسا تھے۔ وہ تو یہی سمجھتے تھے۔ کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نعوذ باللہ دشنام دہی کرتے ہیں۔ "زمزم" بتلائے کیا یہ الفاظ اس کے معیار اخلاق کے مطابق خوش اخلاقی میں داخل ہیں یا نہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب اور علماء

پھر کیا "زمزم" کو معلوم نہیں کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی "علماء" کی نسبت کیا فرما گئے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں اگر نمونہ یہود خواہی کہ بینی علماء سوء کہ طالب دنیا باشند (الفوز الکبیر صفحہ ۱) اگر یہودیوں کا نمونہ دیکھنا چاہتے ہو۔ تو ان مولویوں کو دیکھ لو۔ جو مردار دنیا کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ بتائیے مولویوں کو بدذات کہنے کی نسبت یہود کہنا کیسا ہے۔ پھر نواب صدیق حسن خان صاحب لکھتے ہیں۔ "یہ بڑے بڑے فقیہہ یہ بڑے بڑے مدرس یہ بڑے بڑے درویش جو ڈنکا دینداری خدا پرستی کا بجا رہے ہیں رد حق تائید باطل تقلید مذہب تقلید مشرب میں مخدوم عوام کالانعام ہیں۔ سچ پوچھو تو در اصل پیٹ کے بندے نفس کے مرید ابلیس کے شاگرد ہیں"۔

(اقتراب الساعۃ صفحہ ۸)

یعنی علماء جو اپنی دینداری اور خدا پرستی کا ڈنکا بجاتے رہتے ہیں۔ درحقیقت ان کا کام حق کو رد کرنا اور باطل کی تائید کرنا ہے۔ اور وہ پیٹ کے بندے نفس کے مرید اور ابلیس کے شاگرد ہیں۔

اخبار اہلحدیث اور علماء

مولوی ثناء اللہ صاحب کا اخبار اہلحدیث بھی بارہا یہ رونا رو چکا ہے۔ کہ حقیقی علماء اب نظر نہیں آتے۔ چند حوالجات ملاحظہ ہوں لکھتا ہے:۔

مولوی اب طالب دنیائے جیفہ ہو گئے
وارث علم پیمبر کا پتہ لگتا نہیں

(اہلحدیث ۳۱ مئی ۱۹۱۲ء)

"افسوس ہے ان مولویوں پر جن کو ہم ہادی راہبر ورثۃ الانبیاء سمجھتے ہیں۔ ان میں یہ نفسانیت یہ شیطنت بھری ہوتی ہے۔ تو پھر شیطان کو کس لئے برا بھلا کہنا چاہیئے"۔

(اہلحدیث ۷ نومبر ۱۹۱۱ء)

"حضرت علی سے ایک حدیث مروی ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں پر عنقریب ایسا زمانہ آئیگا۔ کہ اسلام کا نام رہ جائے گا۔ اور قرآن کا رسم خط۔ اس وقت کے مولوی آسمان کے تلے بدترین مخلوق ہوں گے۔ سارا فتنہ و فساد انہی کی وجہ سے ہو گا۔ ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ آجکل وہی زمانہ آگیا ہے"۔

(اہلحدیث ۲۵ اپریل ۱۹۳۰ء)

گویا اہلحدیثوں کو بھی اعتراف ہے۔ کہ یہ وہی زمانہ ہے۔ جس کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بطور پیشگوئی فرمایا تھا۔ کہ اس زمانہ کے علماء زمین کے پردہ پر سب سے زیادہ ناکارہ ہونگے۔ وہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ان علماء کے دلوں میں شیطنت بھری ہوئی ہے۔ اور وہ تعجب کرتے ہیں۔ کہ مولویوں کے ہوتے ہوئے شیطان کو برا بھلا کیوں کہا جاتا ہے۔ ایسے مولویوں کے گروہ کو اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "اے بدذات فرقہ مولویاں" لکھ دیا۔ تو کونسی قیامت آگئی۔

علماء کا جرم

پھر "زمزم" نے ان الفاظ کو تو لے لیا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مولویوں کے ایک خاص طبقہ کے متعلق استعمال فرمائے تھے۔ مگر اس بات کو اس نے بالکل نظر انداز کر دیا۔ کہ ان مولویوں کا وہ کونسا جرم تھا۔ جس کی بناء پر ان کے متعلق یہ الفاظ استعمال کئے گئے۔ ان گالیوں کو جانے دو جو ان مولویوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیں۔ اور جن کو پڑھ کر ہر غیور انسان کا خون کھولنے لگ جاتا ہے۔ ان تکلیفوں کو بھی جانے دو۔ جو ان مولویوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہنچائیں۔ اس ہنسی اور استہزاء کو بھی جانے دو جو ان مولویوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلہ میں کیا۔ صرف اس امر کو دیکھو کہ تیرہ سو سال سے امت محمدیہ ایک موعود کا انتظار کر رہی تھی۔ مسلمان اپنی نادانی سے آسمان کیطرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہے تھے کہ کب مہدی اور مسیح آتا اور ان کی ذلت و نکبت کو دور کرتا ہے۔ وہ سارے اس امر پر متفق تھے۔ کہ چودھویں صدی میں خدا کا مسیح ضرور ظاہر ہو جائیگا۔ پیشگوئیاں بھی اسی زمانہ کی تعیین کر رہی تھیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے بھی معلوم ہوتا تھا۔ کہ یہی وہ زمانہ،

108

جس میں مہدی و مسیح نے مبعوث ہونا ہے۔ مگر جب وہ مسیح آگیا۔ تو ان مولویوں نے اس پر کفر کا فتویٰ لگایا۔ اور اسے کذاب مفسد۔ دجال۔ مفتری۔ مکار۔ ٹھگ۔ فاسق فاجر اور خائن قرار دے دیا۔ اور اسے ناکام بنانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور صرف کر دیا۔ ایسے مولویوں کو اگر بدذات کہہ دیا گیا۔ تو کونسی قیامت آگئی۔ کہ اسے معیار اخلاق کے منافی قرار دیا جاتا ہے۔ یہ مولوی تو اس سے بھی زیادہ سخت الفاظ کے مستحق تھے۔ کیونکہ ان کا جرم معمولی نہیں تھا۔ انہوں نے خدا تعالےٰ کے ایک مامور و مرسل کا مقابلہ کیا۔ اور دنیا کو اپنے اثر و رسوخ سے کام لے کر گمراہ کیا۔ اگر ان مولویوں کا منحوس وجود نہ ہوتا۔ تو لاکھوں لوگ صداقت کو قبول کر کے اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کر لیتے۔ مگر ان کی گمراہ کن مساعی کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ دنیا کا ایک حصہ آپ کے دعویٰ کو نہ سمجھ سکا۔ اور وہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہو گیا۔ کہ آپ سچے نہیں۔ بہر حال اس گناہ کا تمام بار ان مولویوں کے سر ہے جو ورثۃ الانبیاء بنے پھرتے ہیں۔ اور جنہوں نے اس شخص کا مقابلہ کیا۔ جس کی صداقت کے لئے خدا نے زمینی اور آسمانی نشانات ظاہر کئے۔ پس وہ اس سے بھی زیادہ سخت الفاظ کے مستحق تھے۔ اور یقیناً جب لوگوں کی آنکھیں کھلیں گی۔ اور انہیں معلوم ہوگا۔ کہ ان مولویوں نے ان پر کتنا بڑا ظلم کیا۔ اور ہدایت کو قبول کرنے سے روک کر۔ یا غلط رستے پر ڈال کر انہیں کس قدر نقصان پہنچایا۔ تو وہ ان مولویوں کو اس سے بھی زیادہ سخت الفاظ سے یاد کریں گے مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پھر بھی نرمی سے کام لیا۔ اور آپ نے صرف اسے بدذات فرقہ مولویاں کہہ کر ان کو ان کے اندرونہ کی ناپاکی کی طرف توجہ دلائی۔ تاکہ وہ آئندہ اس غلط طریق کو چھوڑ دیں۔ اور خدا تعالےٰ کا مقابلہ نہ کریں۔ پس یہ الفاظ ہرگز محل اعتراض نہیں ہیں۔ بلکہ بجا اور درست طور پر استعمال کئے گئے ہیں

صرف علماء سوء سے خطاب

آخر میں اس امر کا ذکر کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ خطاب صرف "علماء سوء" سے تھا۔ نیک اور پاک علماء سے آپ کا یہ خطاب نہیں تھا۔ اس کی وضاحت آپ نے اپنی کتب میں بارہا فرمائی ہے چنانچہ تحریر فرماتے ہیں "ایسے لوگ جو مولوی کہلاتے ہیں۔ انصار دین کے دشمن اور یہودیوں کے قدم پر چل رہے ہیں۔ مگر ہمارا یہ قول کلی نہیں ہے۔ راست باز علماء اس سے باہر ہیں۔ صرف خائن مولویوں کی نسبت یہ لکھا گیا ہے۔ ہر ایک مسلمان کو دعا کرنی چاہئیے کہ خدا تعالےٰ جلد اسلام کو ان خائن مولویوں کے وجود سے رہائی بخشے۔ کیونکہ اسلام پر اب نازک وقت ہے۔ اور یہ نادان دوست اسلام پر ٹھٹھا اور ہنسی کرانا چاہتے ہیں"

(اشتہار ۱۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

"ایام الصلح" میں تحریر فرماتے ہیں:۔ "ہماری اس کتاب اور دوسری کتابوں میں کوئی لفظ یا کوئی اشارہ ایسے معزز لوگوں کی طرف نہیں ہے۔ جو بدزبانی اور کمینگی کے طریق کو اختیار نہیں کرتے"

(ٹائیٹل پیج صـ۲)

لجۃ النور میں فرماتے ہیں "نعوذ باللہ من ھتک العلماء الصالحین وقدح الشرفاء المھذبین سواء کانوا من المسلمین او المسیحیین او الآریۃ" (صـ۲) یعنی ہم نیک علماء اور مہذب شرفاء کی ہتک اور ان کے متعلق کسی قسم کی طعنہ زنی کرنے سے اللہ تعالےٰ کی پناہ چاہتے ہیں۔ خواہ اس قسم کے شریف الطبع لوگ مسلمانوں میں سے ہوں۔ یا مسیحیوں یا آریوں میں سے۔

الھدیٰ میں فرماتے ہیں۔ "لیس کلامنا ھذا فی اخیارھم بل فی اشرارھم (صـ۶۸) ہمارا یہ کلام شریر علماء کے متعلق ہے۔ نیک علماء اس سے مستثنےٰ ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ قائم کردہ اصل معترضین کے اس اعتراض کو بھی رد کر دیتا ہے کہ آپ نے اپنی سخت کلامی کی لپیٹ میں اچھے اور برے سب مخالفوں کو لے لیا۔ آپ نے وضاحتاً بتا دیا ہے۔ کہ میرے ان الفاظ کے مخاطب نیک علماء نہیں۔ بلکہ صرف ایسے ہی مولوی ہیں جن کے متعلق کہا گیا ہے۔ ؎

واعظاں کیں جلوہ بر محراب و منبر مے کنند
چوں بخلوت مے روند آں کار دیگر مے کنند

اعتکاف کی حقیقت

Digitized By Khilafat Library Rabwah

رمضان کی برکات میں سے ایک برکت اعتکاف بھی ہے۔ اعتکاف مومن کی درویشی اور بارگاہ ایزدی میں سائلانہ حیثیت کا کھلا مظاہرہ ہے۔ اعتکاف میں بیٹھنے والا انسان اس مبارک مہینہ کی آخری دس راتوں کے لئے اپنی حالات زندگی۔ طرز بود و باش اپنے اہل و عیال اور سکونت کی جگہ کو ترک کر کے خدا کے آستانہ پر دھونی رما کر بیٹھ جاتا ہے۔ اور خدا کے گھر میں داخل ہوتے ہی زبان حال سے کہتا ہے کہ اے آسمان و زمین کے خدا۔ اے سب سخیوں سے سخی تر اور سب کریموں سے کریم تر خدا میں ساری مخلوق کے دروازوں کو چھوڑ کر تیرے دروازہ پر آگیا ہوں۔ دنیا میں ہر شریف انسان گھر پر آنے والے سائل کو خالی ہاتھ واپس کرنا پسند نہیں کرتا۔ تو تو جو رب الجود والکرم ہے۔ میں تیرے دروازہ پر تجھ سے ہی امید رکھتا ہوا حاضر ہوا ہوں اگر میں تیرے دروازہ سے خالی جاؤں۔ تو لوگ تیری ذات کے متعلق کیا کہیں گے۔ پس تو مجھ عاجز کے ساتھ اپنی کریمانہ شان کے ساتھ سلوک فرما۔ اپنی محبت کے شعلوں سے اپنے غیر کی آلائش کو دل سے بھسم کر دے۔ اپنے محبت کے نور سے میرے قلب کو منور فرما۔ میری سفلی زندگی کو پاک اور مطہر زندگی بنا دے۔ اعتکاف میں بیٹھنے والا انسان اس قسم کے مخلوط جذبات کے ساتھ روزے کی پابندیوں سے زیادہ پابندیوں کو برداشت کرتا ہوا دس دن کے لئے مسجد میں جاتا ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ انی اُریت لیلۃ القدر فاُنسیتھا فالتمسوھا فی العشر الاواخر فی الوتر۔ کہ مجھے لیلۃ القدر دکھائی گئی۔ مگر وہ میرے ذہن سے اتر گئی ہے۔ تمہیں چاہئیے کہ رمضان کی آخری دس راتوں میں بالخصوص طاق راتوں میں اس کی تلاش کرو۔

اعتکاف حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ آپؐ اعتکاف بیٹھا کرتے تھے۔ آپؐ کے صحابہؓ اور ازواج مطہرات بھی اعتکاف کرتے رہے ہیں۔ اعتکاف میں تلاوت قرآن۔ ذکر الٰہی۔ اور اللہ تعالےٰ کے احسانات کا تصور رات دن کا مشغلہ ہونا چاہئیے۔ اعتکاف روزہ کی حالت میں ہی ہوتا ہے۔ اگر معتکف کسی شرعی مجبوری کے ماتحت روزہ رکھنے میں معذور ہو تو اسے اعتکاف کی قضا کرنی پڑتی ہے اعتکاف گناہوں کے معاف ہونے کا ایک ذریعہ ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ھو یعکف الذنوب ویجری لہ من الحسنات کعامل الحسنات کلھا۔ کہ اعتکاف کے باعث معتکف کے گناہ گر جاتے ہیں۔ اور وہ گناہوں سے بچ جاتا ہے۔ اور اسے نیکیوں کا ویسے ہی ثواب ملتا ہے جیسے ان نیکیوں کو بجا لانیوالے کو ملتا ہے۔

اعتکاف کا مسنون طریق یہ ہے کہ انسان جامع مسجد کے کسی حصہ میں الگ جگہ بنائے۔ جس میں اسے خلوت اور تنہائی حاصل ہو سکے۔ اور وہ سوائے انسانی ضروری حاجت کے مسجد سے باہر نہ جائے۔ اگر جامع مسجد کے علاوہ کسی اور مسجد میں اعتکاف کیا جائے۔ تو علاوہ انسانی ضروریات کے جمعہ کے ادا کرنے کے لئے بھی معتکف دوسری جگہ جا سکتا ہے۔

حبوب کپساب

آپ کا دل دھڑکتا ہے۔ اُٹھا نہیں جاتا لیٹے رہنے کو دل کرتا ہے ذرا چلنے سے سانس پھول جاتا ہے اگر اس کا سبب ملیریا یا جگر کی خرابی ہے تو شباکن استعمال کریں۔ اگر ملیریا سبب نہیں بلکہ اعصابی کمزوری یا خون کی کمی ہے تو

حبوب کپساب

استعمال کریں۔ قیمت یکصد قرص عـ۸؍

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب۔

اعتکاف کے شروع کرنے کے وقت کے بارہ میں علماء میں اختلاف چلا آتا ہے۔ بعض لوگ اس طرف گئے ہیں۔ کہ معتکف اکیس[۲۱] رمضان کی صبح کو نماز فجر کے بعد اعتکاف شروع کرے۔ جمہور کا مذہب یہ ہے۔ کہ اکیس رمضان کی شام کو اعتکاف کا آغاز ہو سکتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روائت ہے

اذا اراد ان یعتکف صلی الصبح ثم دخل المکان الذی یرید ان یعتکف فیہ۔ (ابن ماجہ کتاب الصوم)

اس حدیث کے ظاہری معنے یہ ہیں۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کی نماز کے بعد اعتکاف شروع فرماتے تھے۔ بعض شارحین حدیث نے یہ توجیہہ کی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام رات کو مسجد میں قیام فرماتے تھے۔ اور اگلی صبح کو اعتکاف کی مخصوص خلوت گاہ میں داخل ہوتے تھے۔ بعض محدثین اس طرف گئے ہیں۔ کہ دس راتیں بھی پوری کرنی چاہئیں۔ اور اعتکاف کا آغاز بھی صبح کی نماز کے بعد ہونا چاہیئے۔ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت مندرجہ بالا حدیث سے ثابت ہے۔ انہوں نے اس کی تطبیق یوں کر دی ہے۔ کہ بیس[۲۰] رمضان کی صبح کو اعتکاف شروع کر دیا جائے۔ اس طرح اسوۂ نبویؐ کی تعمیل بھی ہو جائیگی۔ اور دس راتیں بھی پوری ہو جائیں گی۔ حنابلہ میں سے قاضی ابو یعلی اسی مذہب کے قائل تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے تاریخ اعتکاف کی تعیین کے متعلق اپنے طالب علمی کے زمانہ کا ایک واقعہ ذکر فرمایا ہے۔ جو کتاب نور الدینؓ کے صفحہ ۹۴ تا صفحہ ۹۷ پر مذکور ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضؓ بھی اسی تطبیق کے قائل تھے۔ کہ اعتکاف بیس[۲۰] رمضان کی صبح سے شروع ہونا چاہیئے۔

اسلامی عبادات انسانی فطرت کے ساتھ نہایت گہری مطابقت رکھتی ہیں۔ عبادت اس صحیح تعلق کے اظہار کا نام ہے۔ جو خالق اور اس کے بندہ کے درمیان ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں تعلقِ محبت کے اظہار کے مختلف طریقے ہیں۔ اسلامی ارکان میں سے حج ایک عاشقانہ عبادت ہے۔ جب مومن اپنے وطن سے الگ خدا کے اولین گھر کے اردگرد دیوانہ وار گھومتا ہؤا اللّٰھم لبیک لا شریک لک لبیک کی آواز بلند کرتا ہے۔ یہ خوش نصیبی بعض شرائط کے ساتھ مشروط ہے۔ بہتوں کو یہ سعادت نصیب نہیں ہوتی۔ رمضان کے روزے بھی ایک خاص عبادت ہیں۔ اس لئے اسلام نے ان کے آخری حصہ میں ایک مزید نفلی عبادت مقرر کر دی ہے۔ جو اعتکاف کہلاتی ہے۔ جس میں ایک تھوڑی سی جھلک حج کی عبادت کے ساتھ ملتی جلتی نظر آتی ہے جن اصحاب کو اس موقعہ کی اللہ تعالےٰ توفیق بخشے۔ انہیں چاہیئے۔ کہ ان مبارک ایام میں خصوصیت سے دین اسلام کی اشاعت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے اظہار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبولیت امام جماعت احمدیہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے عزائم و مقاصد کی تکمیل جملہ خادمان دین کی مساعی کی بار آوری، جماعت کے یتامیٰ، بیواؤں اور محتاجوں کی مشکل کشائی۔ مریضوں کی شفا یابی اور موجودہ ہولناک جنگ کے بُرے اور خطرناک نتائج سے محفوظ رہنے کے لئے دعائیں کریں۔

یہ تو طبعی امر ہے۔ کہ ہر ضرورتمند اپنی ضرورتوں اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کی ضرورتوں کے لئے دعا کرتا ہی ہے۔ لیکن دوسرے مخلصین کے لئے دعائیں کرنا درحقیقت اپنے بارہ میں دعاؤں کی قبولیت کے لئے راستہ بنانا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان ایام کو ہم سب کے لئے اس کے قرب کے پانے اور خیر و برکت کے حاصل کرنے کے ایام بنائے۔ آمین

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

خدام الاحمدیہ کے
چوتھے سالانہ اجتماع
میں شمولیت کی پوری کوشش کرنا ہر سچے خادم کا فرض ہے۔

ذیابطیس
بڑی موذی مرض ہے۔ طاقت کو گھن کی طرح کھا جاتی ہے۔
سفوف ذیابطیس
اس کا حتمی علاج ہے۔ یہ دوا خون اور پیشاب دونوں کی شکر کو تلف کرتی۔ اور دل و گردہ اور معدہ کو طاقت دیتی ہے ایک دفعہ ضرور تجربہ کر کے دیکھیں۔
قیمت ۱۵ خوراک ۱۲؍
ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

طبیہ عجائب گھر کے متعلق ایک تازہ رائے
کئی سال سے میں طبیہ عجائب گھر کا نام سُن رہا تھا۔ جو میرے پُرانے دوست اور رفیق کار حکیم عبد العزیز خانصاحب نے قائم کیا ہے۔ انہوں نے دیسی عقاقیر و اشیائے دوائیہ میں جو ریسرچ کی ہے اُن اور ایسی دیگر نایاب مگر دلچسپ چیزوں کو جمع کیا ہے۔ واقعہ میں قابل تعریف ہے۔ طبیہ عجائب گھر میں مختلف قسم کی نہایت درجہ خالص اور نایاب ادویہ جسے خود خانصاحب بڑی احتیاط سے تیار کرتے ہیں۔ موجود ہیں۔ میں وثوق سے ضرورتمند احباب کو ان ادویہ کی سفارش کرسکتا ہوں۔ میں خانصاحب کی چائے۔ کافی۔ کوکو اور اس قسم کی عام دیسی و غیر ملکی مشروبات کے متعلق وسیع معلومات سے بھی بہت متاثر ہؤا۔
(خانصاحب) مبارک علی بنگال ایجوکیشنل سروس (ریٹائرڈ) سابق ہیڈ ماسٹر بوگرا ضلع سکول بوگرا بنگال

میک لائٹ اپنے گھروں میں استعمال کیلئے خریدیں۔ بجلی کے بل میں ۹۹ فیصدی بچت کرتا ہے
ہر جگہ بکتا ہے
میک ورکس قادیان
B-56

Digitized By Khilafat Library Rabwah

وی۔ پی۔ آرہے ہیں۔ براہ کرم وصولی کے لئے تیار رہیئے!

Digitized By Khilafat Library Rabwah

109

احمدیہ ہوسٹل لاہور میں داخلہ

تمام دوستوں کی اطلاع کیلئے لکھا جاتا ہے کہ مغربیت کی مسموم ہوا سے نوجوان طلباء کو محفوظ رکھنے کے لئے جماعت احمدیہ نے لاہور میں احمدیہ ہوسٹل قائم کیا ہوا ہے۔ اس کے اندر طلباء کی تعلیمی نگرانی کے علاوہ مذہبی اور اخلاقی رنگ میں بھی پوری نگہداشت کی جاتی ہے۔ طلباء باقاعدہ باجماعت نمازیں ادا کرتے ہیں۔ درس قرآن شریف حدیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مستفید ہوتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ سلسلہ کے بزرگوں سے ملنے کا موقعہ بھی ملتا رہتا ہے۔

یہ ہوسٹل اپنی ان خوبیوں کے علاوہ ظاہری لحاظ سے کھلی ہوا میں حبیبیہ کالج کے نزدیک ۳۲ ڈیوس روڈ پر واقع ہے۔ اس میں ۳۶ و ۳۸ طلبا کی گنجائش ہے ۱۲ کیوبیکل اور ۵ کمرے جس کے اندر دو طلباء رہ سکتے ہیں موجود ہیں۔ کچن۔ کھیلوں وغیرہ کا احسن انتظام ہے۔ جو بچے لاہور میں مختلف کالجوں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ ان کے والدین میں یہ خواہش ہونی چاہیئے کہ ان کے بچے احمدیہ ہوسٹل سے باہر نہ رہیں کیونکہ باہر رہ کر طلباء بعض دفعہ مغربیت کی ہوا سے ایسے ملوث ہو جاتے ہیں کہ سالہا سال کی کوششوں کے بعد بھی وہ اپنی اصلاح نہیں کر سکتے۔ لیکن ہوسٹل میں چونکہ اکثریت احمدی طلباء کی ہوتی ہے۔ اس لئے سب طلباء ایک دوسرے کو دیکھ کر مذہبی جذبات بھی قائم رکھ سکتے ہیں۔ داخلہ کیلئے تمام درخواستیں سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل ۳۲ ڈیوس روڈ لاہور کے نام یکم اکتوبر تک پہنچ جانی چاہئیں۔ ہوسٹل میں داخل ہونیوالے طلباء کے پاس قرآن شریف کا ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ آخر سال میں جو طالب علم دینیات میں اول رہے اسکو دس روپے انعام دیا جاتا ہے۔

غلام مصطفےٰ سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل لاہور

دوکاندار کی ضرورت

احمدیہ ہوسٹل لاہور کیلئے جو ۳۲۔ ڈیوس روڈ پر واقع ہے۔ ایک دیانت دار احمدی دوکاندار کی ضرورت ہے۔ جو دودھ دہی اور اشیاء خوردنی کی دوکان کرے۔ ہوسٹل کے اندر مستقل طور پر ۳۰/۳۵ طلباء رہتے ہیں۔ اردگرد سے بھی کافی گاہک مل سکتے ہیں۔ خواہشمند اپنی درخواستیں سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل کے نام بھیجیں یا زبانی ملکر فیصلہ کریں۔ سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل لاہور

دو نوجوانوں کی ضرورت

احمدیہ ہوسٹل لاہور کے کچن میں کام کرنے لئے ۲ دو ایسے مستعد نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جن کی عمر ۱۵/۲۵ سال کے درمیان ہو۔ کام کچن میں طلباء کو کھانا کھلانے وغیرہ کا ہوگا۔ اگر بائیسکل جانتا ہو تو تنخواہ ۸ روپے معہ خوراک اور بائیسکل نہ جاننے کی صورت میں ۷ روپے معہ خوراک ملیگی۔ تمام درخواستیں معہ تصدیق معتبر احمدی دوست سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل ہو۔

نسل انسانی کا قدیم دشمن ملیریا

ملیریا نسل انسانی کا ایسا قدیمی دشمن ہے جو ہر سال کئی لاکھ قیمتی جانوں کو لقمہ اجل بنا دیتا ہے جب یہ اپنا حملہ کرتا ہے تو انسان کو کچھ نہیں سوجھتا۔ عضو عضو کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیتا ہے۔ اور انسان بے بس ہو جاتا ہے۔ آج تک بڑے بڑے ڈاکٹروں اور طبیبوں نے اسکا مقابلہ کیا۔ مگر پوری طرح کامیابی نہ ہوئی ہم نے اس کے بچاؤ کیلئے ایسا حربہ تیار کیا ہے جو اس ظالم ملیریا کو ایک دفعہ تو نیست و نابود کر دیتا ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ پانچ چھ دن دوائی استعمال کرنے سے بفضل خدا بالکل صحت ہو جاتی ہے جسکی قیمت صرف ایک روپیہ چار آنہ ہے۔ محصولڈاک بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ:- مطب حکیم مہر علیشاہ قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے
سبارڈینیٹ سروس کمیشن لاہور

والٹن ٹریننگ سکول نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور چھاؤنی میں کمرشل گروپ سٹوڈنٹس کے طور پر ٹریننگ کے لئے امیدواران کی طرف سے ۲۴ ر اکتوبر ۱۹۴۲ء تک درخواستیں مطلوب ہیں۔ درخواستیں مجوزہ فارم پر ہونی چاہئیں۔ جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کے بڑے سٹیشنوں کے سٹیشن ماسٹروں سے ایک روپیہ میں مل سکتا ہے۔

تنخواہ:- ٹریننگ کے عرصہ کے لئے ۱۸ روپے ماہوار اور اہل ثابت ہونے کے بعد ملازمت میں لئے جانے کی صورت میں ۶۰-۲-۵۰-۲½-۳۰ علاوہ گرانی و دیگر الاؤنس جو سروس کے قواعد کے ماتحت دیئے جا سکتے ہیں۔

کم سے کم اوصاف:- کسی منظور شدہ یونیورسٹی کا سیکنڈ ڈویژن میٹرک یا اس کے مترادف امتحان یا جونیر کیمبرج۔ وہ امیدواران جو یہ ثابت کر سکیں۔ کہ وہ صرف چند نمبروں کی کمی کی وجہ سے سیکنڈ ڈویژن حاصل نہ کر سکے۔ انہیں بھی زیر غور لایا جا سکتا ہے۔

عمر:- ۱۶/۱۱/۴۲ کو ۱۸ سے ۲۵ سال تک ہونی چاہیئے۔ کل ۱۰۵ خالی اسامیاں ہیں۔ ان میں ۲۸ مسلمانوں کے لئے اور ۱۱ سکھوں۔ ہندوستانی عیسائیوں اور پارسیوں کے لئے مخصوص ہیں۔

مزید تفصیلات کے لئے ایک لفافہ جس پر اپنا ایڈریس درج ہو۔ اور ٹکٹ چسپاں ہوں۔ چیرمین این۔ ڈبلیو۔ آر سبارڈینیٹ سروس کمیشن ۳۴ لارنس روڈ لاہور کو بھیجئے۔ اوپر کے کونے کے بائیں بالائی کونہ میں یہ الفاظ لکھیں۔ "کمرشل گروپ سٹوڈنٹس کی تفصیلات"۔

چیرمین

جگر کی کمزوری

ہمارے ملک میں اکثر بیماریاں جگر کی خرابی کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ ہمارے جگر کے جوشاندے اور حب تقویت جگر۔ جگر کے عمل کو درست کر کے خون کو صاف کر دیتے ہیں۔ اور خون کی زیادتی کے ساتھ سستی کاہلی۔ کمزوری دور ہوتی۔ چہرہ پُر رونق ہو جاتا ہے۔ چند دن کے استعمال کے بعد آپ اپنے آپ کو نیا آدمی معلوم کریں گے جوشاندے اور حب تقویت جگر پندرہ دن کی خوراک پندرہ آنے صرف

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

باجلاس سردار لابھ سنگھ صاحب بی۔ اے۔ اسسٹنٹ کلکٹر بہادر درجہ دوئم شکر گڑھ

اللہ دتا و رستم پسران مولا بخش وغیرہ ساکن کوٹ نتھو تحصیل شکر گڑھ

بنام

الف شاہ ولد رنگو شاہ قوم فقیر ساکن کوٹ نتھو تحصیل شکر گڑھ۔

دعوے دلا پانے مبلغ ۳۶/۱۴ روپے بابت پیداوار

چونکہ مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعا علیہ مذکورہ بالا تعمیل سے گریز کرتا ہے اور اُن کی تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہذا مذکورہ بالا مدعا علیہ کے خلاف اشتہار اخبار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ جاری کیا جاتا ہے۔ کہ وہ تاریخ

۵/۱۰/۴۲ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر

جواب دہی و پیروی دعوے کرے۔ ورنہ اُس کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

بہ ثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۹/۹/۴۲ جاری ہوا

دستخط حاکم

مہر عدالت

قرص جواہر — قوت مردمی اور اعضائے رئیسہ ہر دو کیلئے قوت اور فرحت کا خزانہ قیمت یکصد قرص للعہ

دوائی نعمت الٰہی — اولاد نرینہ کے لئے مجرب نسخہ قیمت مکمل کورس دس روپے صرف

منگوانیکا پتہ:- دواخانہ نورالدین رضی اللہ عنہ قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ماسکو ۳۰ ستمبر۔ رُوسی اعلان میں کہا گیا ہے کہ سٹالن گراڈ پر جرمنوں کے زبردست حملوں کا دباؤ بڑھ رہا ہے مگر گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں رُوسیوں نے انہیں روکا ہوا ہے۔ شمال مغرب میں لڑائی کا زور بہت زیادہ ہے۔ اور مارشل ٹموشنکو کی فوجوں کو یہاں اور بھی کامیابی ہوئی ہے۔ تین روز میں یہاں دو ہزار جرمن مارے گئے ہیں۔ اور بہت سے پکڑے بھی گئے ہیں۔ کاکیشیا میں موزداک کے علاقہ میں رُوسیوں کو بعض بستیاں خالی کرنی پڑیں۔ مگر انہوں نے جوابی حملہ کرکے کل شام پھر انہیں دشمن سے چھین لیا۔ کیونکہ انہیں کافی کمک مل گئی تھی۔

دمشق ۳۰ ستمبر۔ فرانسیسی ریڈیو کا بیان ہے کہ سٹالن گراڈ کے جرمن کمانڈر فان بک کو ہٹلر نے الگ کر دیا ہے۔

قاہرہ ۳۰ ستمبر۔ مصر میں آندھیوں کے زور کیوجہ سے ہوائی حملوں میں رکاوٹ رہی گشتی دستے رومیل کے مورچوں کی خبریں برابر لاتے رہتے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اسوقت رومیل صرف اپنا دفاع کرنا چاہتا ہے۔ اس کے سپاہی کھائیاں کھود رہے ہیں۔ اور سمندر سے لیکر قنطارہ تک خاردار تار لگا کر قلعہ بندیاں کر رہے ہیں۔ اس کی ریلوے سروس طبروق تک پہنچ گئی ہے۔ مگر انجنوں کی کمی کی وجہ سے وہ اس سے خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ اتحادی طیاروں کی بم باری کی وجہ سے جرمن انجنوں کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ رومیل کے پاس جو جہاز ہیں۔ انہیں سامان کی فراہمی کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے کیونکہ گذشتہ حملہ میں اسے بہت نقصان اٹھانا پڑا۔

لنڈن ۳۰ ستمبر۔ مشرقی افریقہ کے برطانی کمانڈر انچیف نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ کل کچھ برطانی دستے جنوب مشرقی مڈغاسکر کے ایک اور شہر پر قابض ہو گئے۔ ان کا بہت تھوڑا مقابلہ کیا گیا۔ اب مختلف سمتوں سے آنیوالی برطانی فوجیں باہم مل گئی ہیں۔ اور اس طرح جزیرہ کی سب سے بڑی ریلوے لائن پر بھی برطانی قبضہ ہو چکا ہے۔

چنگنگ ۳۰ ستمبر۔ امریکن طیاروں نے جنوب مغربی یونن میں جاپانی ہوائی جہازوں پر حملے کئے۔ اور حملوں کے بعد سب واپس آ گئے۔ دشمن کے نقصان کی تفصیل کا علم ابھی نہیں ہوا۔

لنڈن ۳۰ ستمبر۔ مسٹر ایمری وزیر ہند نے کامنز میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستان میں جنگل کی لڑائی کی ٹریننگ پر کافی دھیان دیا جا رہا ہے۔ ملک کی سیاسی حالت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ہندوستان کی آئندہ پوزیشن کا سوال بہت مشکل ہے۔ مگر اسے حل کیا جا سکتا ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ حل کیا جائیگا۔ اگر کسی ایک پارٹی کی طرف سے کوئی آئین ہندوستان پر ٹھونسا گیا۔ تو وہ کامیاب نہیں ہو سکیگا۔ اہم ترین سوال ہندوستان کے دفاع کا ہے۔ اور اگر وہ امن کے ساتھ ترقی کرنا چاہے۔ تو اسے ان ممالک سے دوستی رکھنی ضروری ہو گی۔ جن کے مفاد اس کے ساتھ مشترکہ ہیں۔

دہلی ۳۰ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ کل سے ہندوستانی سپاہیوں اور ان لوگوں کی تنخواہوں میں جو لڑنے کے سوا کوئی فوجی خدمت سرانجام دیتے ہیں۔ دو روپیہ ماہوار کے حساب سے اضافہ کر دیا جائے گا۔ اور میسنگ الاؤنس بھی دو کے بجائے تین روپیہ دیا جائیگا۔ جنگ کے آغاز کے بعد ہندوستانی سپاہیوں کے لئے یہ تیسری ترقی ہے۔ اور اس سے پانچ کروڑ تیس لاکھ روپیہ کا بار خزانے پر بڑھ جائے گا۔

واشنگٹن ۳۰ ستمبر۔ مسٹر روزویلٹ نے کانگرس سے بحری بیڑے کے ہوائی جہازوں کے لئے دو ارب ۸۶ کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر کا مطالبہ کیا ہے۔

واشنگٹن ۳۰ ستمبر۔ امریکن گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہندوستان سے جو جہاز امریکہ جائیں۔ ان میں زیادہ جگہ جیوٹ کے لئے رکھی جائے۔

کراچی ۳۰ ستمبر۔ سندھ کے ہوم منسٹر نے ایک بیان میں کہا۔ کہ شہریوں کے بچاؤ کی سکیم مکمل ہو گئی ہے۔ اس میں شہر سے باہر جانے والوں کے لئے کیمپوں کا انتظام نیز کھانے پینے کے ذخائر کا انتظام بھی شامل ہے۔

بمبئی ۳۰ ستمبر۔ کل یہاں کالجوں کے بعض طلباء نے یونیورسٹی ہال پر پکٹنگ کی کوشش کی جہاں ایک امتحان ہو رہا تھا۔ مگر پولیس نے انہیں منتشر کر دیا۔ بھڑوچ ڈسٹرکٹ بورڈ کو چھ ماہ کے لئے معطل کر دیا گیا ہے۔ کلکتہ کے بڑے بڑے لوگوں کا ایک جلسہ وزیر اعظم کی صدارت میں ہوا۔ جسمیں فیصلہ کیا گیا۔ کہ فسادات میں جو لوگ مارے گئے ہیں ان کے گھر والوں کی امداد کے لئے چندہ جمع کیا جائے۔ راج شاہی میں پولیس کی ایک ہجوم سے مڈبھیڑ ہوئی۔ چھ کنسٹیبل اور بارہ بلوائی زخمی ہوئے۔ پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ کوئی ایک ہفتہ ہوا۔ دیناج پور میں کچھ لوگوں نے پولیس پر حملہ کرکے بندوقیں چھین لی تھیں۔ ضلع گیا کے ایک شہر نوابہ میں شہریوں نے فیصلہ کیا ہے کہ اس علاقہ کی ریلوے لائن اور تھانہ کی حفاظت کرینگے۔ الہ آباد کے چالیس معززین نے ایک اعلان کے ذریعہ فسادات اور بلووں کی شدید مذمت کی ہے۔ ریاست میسور کے ایک گاؤں میں بعض لوگوں نے پولیس افسروں پر حملہ کر دیا۔ ایک سب انسپکٹر اور ایک عملدار وہیں مارے گئے۔ اور دوسرے زخمی ہوئے۔

لاہور ۲۹ ستمبر۔ فصل ربیع میں زیادہ سے زیادہ مقدار میں اجناس خوردنی کاشت کرنے کی حوصلہ افزائی کے لئے حکومت پنجاب نے ان نئے رقبوں کے لئے آبیانہ کی معافی کا فیصلہ کر دیا ہے۔ جنہیں خریف ۴۲ء کے دوران میں ایک بارپانی اس غرض کے لئے دیا گیا تھا۔ کہ ان میں ہل چلایا جائے۔ اور ربیع میں اجناس خوردنی کی کاشت کیلئے تیار کیا جائے۔

کٹک ۲۹ ستمبر۔ حکومت اڑیسہ نے ایک سرکاری اعلان میں واضح کیا ہے کہ حکومت کو قانون دفاع ہند کے ماتحت اختیارات حاصل ہیں۔ کہ فوجی ضروریات کے لئے جس مکان یا قطعہ زمین پر چاہے قبضہ کر لے۔ اور ان اختیارات کے ماتحت چند مقامات پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔ اور ان کے مالکوں کو اس کا معاوضہ ادا کر دیا جائیگا۔

لاہور ۲۹ ستمبر۔ پنجاب ہائیکورٹ موسم گرما کی تعطیلات کے بعد کل کھل گیا۔ آنریبل چیف جسٹس اور دوسرے ججان نے باقاعدہ کام شروع کر دیا ہے۔ ہائیکورٹ سے ملحقہ دفاتر بھی کھل گئے ہیں۔

سٹاک ہالم ۲۹ ستمبر۔ برطانی جہازوں کا جو قافلہ روس پہنچا ہے۔ اس میں ایک پوری رُوسی فوج کے لئے جو ایک لاکھ تیس ہزار سپاہیوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ ہر قسم کا سامان بکثرت روس پہنچ گیا ہے۔ ایک ٹینک ڈویژن کے لئے سو ٹینک اور انکی امداد کے لئے دو ہزار بکتر بند گاڑیاں ہیں۔ ایران کی راہ سے بھی روس کو تیزی سے سامان پہنچایا جا رہا ہے اور خود روسی کارخانے بھی بڑی سرعت کے ساتھ سامان تیار کر رہے ہیں۔ اور ان وجوہ کی بناء پر مبصرین کی رائے ہے کہ برفباری میں جرمنوں پر روسیوں کے جارحانہ اقدامات بڑے زور سے شروع ہونگے۔

چنگنگ ۲۹ ستمبر۔ مسٹر وینڈل ولکی یہاں پہنچ گئے ہیں۔ ہوائی اڈہ پر چین کے نائب وزیر اعظم اور برطانی و امریکن سفیر نے ان کو خوش آمدید کہا۔

واشنگٹن ۲۹ ستمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ آغاز جنگ سے اب تک امریکن تجارتی جہازوں کے ۲۳۰۱ ملازم ہلاک مجروح ہو چکے ہیں۔

ٹورنٹو ۲۹ ستمبر۔ امریکن وار پروڈکشن بورڈ کے ایک ممبر نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ امریکن فوج کے بڑے بڑے افسروں نے عوام کو متنبہ کیا ہے۔ کہ امریکہ کو فتح حاصل کرنے سے قبل بیس سے تیس لاکھ جانوں کی قربانی دینی پڑے گی۔

ٹوکیو ۲۹ ستمبر۔ انگلستان اور برطانی مقبوضات کے بعض دوسرے حصوں سے ہانگ کانگ کے برطانی قیدیوں کے لئے ایک ہزار ٹن وزن کے پارسل لے کر ایک جاپانی جہاز ۲ اکتوبر کو ہانگ کانگ پہنچ رہا ہے۔ یہ جہاز غیر ممالک میں رہنے والے جاپانیوں کو بھی ملک میں واپس لا رہا ہے۔

واشنگٹن ۲۹ ستمبر۔ ایک پریس کانفرنس میں ہندوستان کی صورت حالات کے متعلق رائے دیتے ہوئے امریکن وزیر خارجہ مسٹر کارڈل ہل نے کہا کہ حکومت امریکہ ہندوستان کی حالت پر خاص طور سے توجہ مبذول کر رہی ہے۔

لاہور ۲۹ ستمبر۔ اگست ۴۲ء تک صوبہ پنجاب سے جو رقوم جنگی عطیات کی صورت میں دی گئیں۔ ان کی کل میزان ۹۳۲۳۳۱۱۱ روپے تھی۔ اور ان رقوم کی میزان جو جنگی قرضوں میں دی گئیں ۷۳۸۱۸۱۰۰ روپے ہے۔ جنگی عطیات کے لحاظ سے ضلع ملتان اور جنگی قرضوں کے لحاظ سے ضلع لاہور اول نمبر پر ہے۔

لاہور ۲۹ ستمبر۔ آج بھی بعض کالجوں میں ہڑتال جاری رہی۔ سناتن دھرم کالج کے پرنسپل نے اعلان کیا ہے کہ موجودہ صورت کو زیادہ دنوں تک جاری نہیں رہنے دیا جا سکتا۔ اور اگر باقاعدہ کام شروع نہ ہوا۔ تو کالج اور ہوسٹل بند کر دئے جائینگے۔

ماسکو ۳۰ ستمبر۔ بعد دوپہر کا روسی اعلان مظہر ہے کہ سٹالن گراڈ کے شمال مغرب میں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ کل شام یہاں جرمن شہر کے اندر گھس آئے تھے۔ مگر آج پھر پہلے مورچوں پر انہیں واپس کر دیا گیا۔

لنڈن ۳۰ ستمبر۔ نیوگنی میں جاپانی فوجوں کو موریسبی سے چالیس میل کے فاصلہ پر پیچھے ہٹا دیا گیا ہے۔ اور وہ ہٹتے وقت بہت سا جنگی سامان بھی چھوڑ گئے ہیں۔

چنگنگ ۳۰ ستمبر۔ کل اور آج یہاں ہوائی حملہ کا الارم ہوا۔ مگر کوئی بم نہیں گرا۔ چینی اعلان میں کہا گیا ہے کہ چکیانگ کے صوبہ کے جن ہوائی میدانوں سے جاپانیوں کو نکال دیا گیا تھا۔ انہیں وہ دوبارہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہیں کمک مل گئی ہے اور وہ ایک شہر پر قابض بھی ہو گئے ہیں۔

دہلی ۳۰ ستمبر۔ ہوائی محکمہ کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ ہوائی بیڑے کے ہوائی جہازوں نے مانڈلے میں دشمن کی ریلوں پر حملہ کیا۔ کئی ٹرکوں کو توڑ پھوڑ دیا گیا۔ اور ریل گاڑیوں و ریل کی عمارتوں کو نقصان پہنچایا گیا۔ ان حملوں کے بعد سب جہاز سلامتی سے واپس آ گئے باوجودیکہ دشمن کی ہوا مار توپوں نے سخت گولہ باری کی تھی۔ آج گورنر برما نے ایک تقریر براڈ کاسٹ کرتے ہوئے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شایع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی